عروضیّات

مرزا آصف رسول
شعبہ عربی: گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ

تمہید:

نثری تحریر کی بہ نسبت شعر یا اشعار کا قاری و سامع پر اثر زیادہ خوشگوار ہوتا ہے اور شعر ہی جلد یاد کیا جا سکتا ہے۔ تا دیر یاد رکھا جا سکتا ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ عہد قدیم میں مثلاً عربی صرف ونحو اور تجوید وتفسیر قرآن جیسے مشکل اور وقیع علوم عربی یا فارسی میں منظوم کئے گئے۔ دین و دانش اور زبان و ادب کے انہی علوم میں سے ایک علم عروض بھی ہے۔ جو خالصتاً شعر و شاعری سے متعلق ہے اس علم کے حاملین نے بھی مشکل عروضی مقامات رخشِ شاعری کے ذریعے طے کرنے کی سعی جمیل کی ہے۔ لیکن ایک ایک۔ دو دو اشعار یا قطعات کی صورت: کہ زحافات وعِلل کیا کیا ہیں؟ وتد' سبب وغیرہ کے حوالے سے مضمون آفرینی یا بنیادی بحور کون کون سی ہیں کسی ایک قطعہ میں سب کے نام منظوم کر دیے گئے ہیں۔ البتہ صفی الدین الحلی نے سولہ بنیادی بحروں کو الگ الگ اس طرح نظم کیا ہے کہ ایک مصراع اپنی طرف سے کہہ کر دوسرے مصرع میں بحر بیان کر دی ہے۔ مثلاً:

٭ بحُورُ الشعرِ وافُرها جمیلٌ مُفاعَلَتنُ مُفاعَلَتنُ فعُولُ

٭ عَنِ المتقاربِ قال الخلیلُ فعولُن فعولن فعولن فعولُ

لیکن ظاہر ہے یہ کاوش عربی زبان وادب کے طلبہ وعلماء کے لئے تو مفید ہوسکتی ہے اردو دان یا فارسی خوان حضرات اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ افاعیل و ارکان یا اوزان نیز عروضی اصطلاحات بھی اردو فارسی عروض میں وہی ہیں جو عربی علم عروض میں ہیں اور ہم اردو لکھنے بولنے والے فارسی عربی شعر وعروض میں کوئی خاص رسوخ حاصل نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اردو شعر وعروض کا ذوق اپنے اندر پیدا نہ کرلیں۔ طلبہ عروض کے لئے بحروں کے نام وارکان حاضر کرنا اور مستحضر رکھنا۔ بحر اور متعلقہ شعر کے مابین صوتی ہم آہنگی سمجھنا' شعر و بحر میں تطبیق اور حسبِ بحر شعر کی تقطیع کرنا اکثر اوقات مشکل ہو جاتا ہے خصوصاً عروضی دائروں کے فہم میں اچھی خاصی دلدوزی اور دماغ سوزی کرنا پڑتی ہے۔ چنانچہ میں پانچ بنیادی عروضی دائروں میں سے دائرہ متفقہ جو بحرِ متقارب اور بحرِ متدارک کو محیط ہے اس کی عروضی تفصیل کے ساتھ منظوم کر کے طلبہ عروض اور اساتذہ فن کے حضور پیش کر رہا ہوں لیکن اس اعتراف کے ساتھ بھی کہ:

گمان مبرکه به پایان رسید کار مغان

هزار بادهٔ ناخورده در رگِ تاک است

عَنِ المُتَقَارِبِ قَالَ الخَلِیلَ

فعولُن فعولُن فعولُن فعُولُ

المنجد: عربی اردو

دائرہ مُتفّقہ : متدارک

: متقارب

میرے شعروں کی جاں وہ سراپا غزل
کیا مُقفّی سی ہے کیا مُرصّع سی ہے — قافیہ، ترصیع
اُس کے عارض بھی یکسر عروضی سے ہیں
ہم اگرچہ کئی بار باہم ملے
پھر بھی صغریٰ و کبریٰ رہے فاصلے — فاصلہ صغریٰ، فاصلہ کبریٰ
ہم دعا رب سے لیکن یہ مانگا کیے
کاش اپنا یہ دِل اور اُس کی نَظَرْ — دِل۔ نَظَرْ
وحدتِ ناز و انداز میں یوں رہیں
جیسے رکنِ عروضی کی تکوین میں
ہیں سبب اور وتد دونوں باہم دِگر — سَبَبْ. وَتَد
پھر یہ قربت تقارُب کا پیاں لیے — متقارب/تقارب
دُوریوں کے تدارُک کا ساماں کیے — متدارک/تدارک
اپنی تقریب شادی میں ہو کاملؐ
وہ حیا سے فعولُن فعولُن رہے — متقارب
ہم رہیں فاعلُن فاعلُن فاعِلُن — متدارک

بحرِ مُتدارک

عاشقی بھی مرض شاعری بھی مرض
اور تدارک ہے دونوں کا لاحاصلٌ
عاشقی کے تدارک میں جو بھی پڑے
شاعری کے تدارک میں بھی جو پھنسے — متدارک/ تدارُک
ایک "لاحَول" پڑھتا رہے دوسرا
فاعلُن، فاعلن، فاعلن، فاعلُن

بحرِ مُتقارب

بہ تقریبِ شادی تقارُب میں ہم نے — متقارب/تقارُب
کہا تھا قبولٌ قبولٌ قبولٌ
مگر ہم کو بیوی ملی بھی تو کیسی؟
ظُلُومٌ جھُولٌ ظلُومٌ جھُولٌ
تمہیں اب بتاؤ کسے ہم سنائیں؟
فعولُن، فعولُن، فعولُن، فعولُن